رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵


قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

## فہرست مضامین




نمبر ۲۲ | مورخہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء | مطابق ۲۵ محرم سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے کمر کے درد میں دو تین روز تخفیف کے بعد پھر زیادتی ہوگئی۔ جس سے معمولی طور پر بیٹھنے اور رکوع کرنے میں تکلیف ہونے لگی۔ اسوجہ سے حضور کو ڈاکٹری تجویز کے ماتحت تین روز بالکل آرام لینا پڑا۔ اب درد میں تخفیف ہے۔ اور حضور حسب معمول نمازوں میں تشریف لاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی علالت کی وجہ سے خطبہ جمعہ ۵ ستمبر جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا اور نماز کے بعد جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے نے گردو نواح کے علاقہ میں تبلیغ کے متعلق تقریر کی۔

## امریکہ میں تبلیغ احمدیت

ہفتہ گذشتہ میں چار لیکچر ہوئے۔ اور تین نو مسلم ہوئے۔ نماز عید الاضحیٰ بروز جمعہ ۴ - اگست ۱۹۲۲ء کو پڑھی گئی۔ قریب چالیس کس مرد و زن شامل نماز ہوئے۔ آجکل شہر شکاگو میں جو ٹریم کار اور اندرونی ریل چلتی تھی۔ وہ تمام بہ سبب سٹرائک بند ہیں۔ چھبیس ۲۶ میل کی لمبائی میں شہر ہے۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت سا خرچ چاہتا ہے۔ کیونکہ سوائے موٹر کار کے اور کوئی سواری کرایہ پر نہیں ملتی۔ اور وہ بہت گراں ہے۔ ہماری مسجد بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو چکی ہے۔ تار گھر میں ہم نے اپنا نام رجسٹر کرا لیا ہے۔ "المسجد شکاگو" صرف دو لفظوں میں تار پہنچ سکیگا۔ اور خرچ کم ہوگا۔ انگریزی میں تار کا پتہ یہ ہے:

"almasjid, chicago."

رسالہ مسلم سن رائز کی رجسٹری شکاگو کے ڈاکخانہ میں تخفیف محصول کے واسطے ہوگئی ہے۔ مسجد کی قیمت کی قسط جو ایک ہزار ڈالر تین ماہ کے اندر ادا کرنی تھی۔ وہ ایک ہزار ہندوستان سے آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کرام کو اور کارکنان نظارت کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے عاجز کی تحریر پر فوراً انتظام کر دیا۔ باقی روپیہ کا انتظام سب یہاں سے کچھ ہوا۔ اور کچھ ہو گیا ہے۔ مسجد اور مشن ہوس اب سب مکمل ہیں۔ اور کام باقاعدہ جاری ہے۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

4448 W. abash Ave:

Chicago, Ill

U. S. America

# اخبار احمدیہ

## جماعت احمدیہ بنگلور

بیس۲۰ سال سے زائد عرصہ گذرتا ہے کہ بنگلور میں بڑی بھاری جماعت تھی۔ پھر کچھ تو بعض پُرجوش ارکان جماعت کی وفات سے۔ کچھ پیغامی فتنہ کے اثر سے ڈھیلی ہوگئی۔ جناب خواجہ لاہوری کی تشریف آوری سے اور بھی مرض بڑھ گیا۔ جناب خواجہ اپنے لیکچروں میں بھول کر بھی حضور مسیح الاسلام علیہ السلام کا نام نہ لیتے تھے۔ جب بعض احباب بنگلور نے دریافت کیا تو نہایت خفیف الفاظ میں کبھی ٹال دیا کبھی کہا۔ کہ مرزا صاحب کوئی محمد رسول اللہ کے برابر تو نہیں۔ ان کے ذکر کی ایسی کیا ضرورت ہے ؞

غرضکہ جناب خواجہ عجیب طرح کے کلنٹے بو گئے ہیں جن سے بڑی خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ میں اس داستان غم کو بند کر کے خدا کے فضل سے اب خوشی کی خبر سناتا ہوں۔

ہمیں معلوم نہ تھا کہ بنگلور میں بھی اسقدر احمدی افراد ہیں۔ جناب میر کلیم اللہ صاحب میل کنٹراکٹر شموگہ اور خادم بنگلور آ کر کسی احمدی کو تلاش کرنے لگے۔ پوچھتے پوچھتے بعض احباب کا پتہ چل گیا۔ پھر پہلا جمعہ بلکہ کئی جمعے جناب سیٹھ علی محمد صاحب برادر سیٹھ عبد الرحمن صاحب مرحوم مدراسی کے مکان پر ہوئے۔ الحمد للہ کہ بیس سال سے بکھری ہوئی جماعت کو رب العالمین نے پھر جمع فرمایا ہے۔ مکان انجمن کے لئے کرایہ پر لیا گیا ہے۔ جس پر نہایت جلی قلم سے لکھا ہوا ہے:۔

"بشارت خانہ قرآن انجمن احمدیہ بنگلور"

اسی مکان میں جمعہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ روز درس قرآن بھی جاری ہے۔ جس میں غیر احمدی بھی شوق سے شریک ہو رہے ہیں۔ شارع عام پر کھلے ہوئے کمرے میں عام دار الاخبار بھی کھولا گیا ہے۔ میز پر عام اخبار اور سلسلہ کے اخبارات ورسائل نیز بعض ٹریکٹ اور بعض مختصر تبلیغی کتابیں بھی رکھی گئی ہیں۔ لوگ آتے ہیں۔

یہ کمرہ مختلف عمدہ مطبوعہ اور خوشخط قلمی قطعات سے مزین ہے۔ محبوب رب العالمین جری اللہ مسیح الاسلام علیہ السلام کے الہامات اردو۔ فارسی۔ عربی۔ اشعار فارسی و اردو دعائیں اردو۔ فقرات مؤثرہ اور آیۃ استخلاف۔ حدیث نزول المسیح بڑی عمدگی سے موقع بموقع چاروں طرف چسپاں ہیں ؞

دو بہت بڑے بورڈ (تختہ سیاہ) رکھے گئے ہیں جن پر روزانہ کوئی اطلاع۔ دعوت عام۔ احمدیت کی شان ظاہر کرنے والی تازہ خبر چاک سے لکھ کر گذرگاہ عام پر انجمن کے دروازہ پر رکھے جاتے ہیں۔ جن کو کثرت سے راستہ چلنے والے پڑھتے ہیں۔ اسی ذریعہ سے بعض حضرات انجمن میں خادم سے ملاقات کے لئے تشریف لے آتے ہیں۔ بورڈ رکھ کر لکھنے کا مفید نتیجہ نظر آتا ہے۔ دیگر انجمنیں بھی اس تجربہ سے فائدہ اٹھائیں ؞

بعض احباب نے اپنی کتابیں خادم کے پاس مستعار طور پر رکھ دی ہیں۔ جو کل دو سو نسخے ہیں۔ تاکہ تبلیغی ہتھیار کے طور پر کام آئیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خادم علمی - انجمن احمدیہ براڈوے روڈ معسکر بنگلور

## کوئٹہ میں لیکچر

۳ ستمبر کو مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا لیکچر تھیا سوفیکل ہال کوئٹہ میں "صداقت اسلام" پر ہوا۔ اس سے قبل احمدیوں کو کوئٹہ میں لیکچر کے لئے کرایہ پر بھی کوئی جگہ نہ ملتی تھی۔ مگر یہ جگہ بڑی جدوجہد سے حاصل کی گئی۔ خدا کے فضل سے اس لیکچر کا یہ اثر ہوا کہ اختتام لیکچر پر سکرٹری تھیاسوفیکل ہال نے کہا۔ کہ احمدیوں کے لئے تھیاسوفیکل ہال کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ مسلمان۔ سکھوں اور ہندو معززین سے ہال بھرا ہوا تھا ؞

## نو مبائع

برادرم فضل احمد ولد ملک غلام رسول صاحب ساکن بھلی ڈاکخانہ بھیرہ ضلع شاہ پور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت بذریعہ خط کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا کی شان ہے وہ لوگ جنہوں نے حضرت اقدس کی اشد مخالفت کی آج ان کی اولاد سلسلہ حقہ کو قبول کر رہی ہے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد الحکیم احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ - انبالہ چھاؤنی

## اعلان نکاح

خاکسار کی دو لڑکیوں کا نکاح مندرجہ ذیل اشخاص کے ساتھ بعوض حق مہر مندرجہ ذیل پڑھا گیا۔ (۱) فضل نسار جو ایک سال سے بیوہ تھی ہمراہ مرزا برکت علی ولد مرزا نواب بیگ صاحب مغل ساکن قادیان دار الامان بعوض حق مہر مبلغ ماہ صہ ۲۲۵ لکھ۔

(۲) مساۃ محمد نسار کا نکاح ہمراہ مرزا عبد العزیز ولد مرزا تخو بیگ صاحب بولایت مرزا محمد اسمٰعیل بیگ صاحب بعوض حق مہر مبلغ ما ر۔

خاکسار ابراہیم احمدی - دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور

## غریب فنڈ

ڈاکٹر عبد الکریم صاحب نے ماڑی انڈس سے سات روپے کسی مستحق کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔ جزاہ اللہ (مینجر الفضل)

## درخواست دعا

جملہ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں دردمندانہ التماس ہے کہ وہ خلوص دل سے میری اہلیہ کے واسطے جو عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہے دعا فرماویں۔

خاکسار محمد امین احمدی۔ محلہ ولی اللہ۔ رفیق منزل۔ لاہور

## عبد الغفور صاحب۔ گلگت

ایک احمدی بھائی عبد الغفور عبد الغنی مرچنٹ گلگت کشمیر نے مئی ۲۲ء کو جو کچھ سامان میری معرفت منگایا تھا۔ ان کے مبلغ نو روپے میرے پاس باقی ہیں۔ بارہا ان کو تاکیدی خط لکھے۔ کچھ جواب نہیں آیا۔ کوئی احمدی ان کے حال سے اطلاع دیں کہ وہ کہاں ہیں۔ تاکہ باقی نو روپے کی رقم ان کو واپس کر دی جائے۔

عبد الستار احمدی ساکن پورہ ہیرامن - کان پور

## درخواست اخبار

بندہ خوشاب ضلع شاہ پور کا رہنے والا ہے۔ اس شہر میں تین چار احمدی صاحبان ہیں۔ وہ بھی روزگار کی تلاش میں باہر چلے گئے ہیں بندہ ایک نو احمدی ہے۔ اتنی گنجائش نہیں کہ سلسلہ کے تمام اخبار منگوا سکوں۔ کوئی بھائی احمدی للہ بندہ کے نام ایک سال کے لئے اخبار فاروق جاری فرمائے۔

نیازمند:۔ غلام محی الدین احمدی۔ خوشاب۔ ضلع شاہ پور

## مطبوعات جدیدہ

جماعت احمدیہ ... نے ... کا ایک ٹریکٹ بعنوان تبلیغ حق ... شائع کیا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی طرف لوگوں کو دعوۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۲ء

# سنہ ۱۳۴۰ ہجری بھی گذر گیا
## غیر احمدیوں کے "امام مہدی" کہاں ہیں؟

مسلمانوں نے اپنی دیرینہ اُمیدوں اور آرزوں کے برآنے کا آخری سال سنہ ۱۳۴۰ھ سمجھ رکھا تھا۔ اور انہیں پورا پورا خیال تھا۔ کہ اس سال ضرور ان کے امام مہدی ظاہر ہو جائینگے۔ لیکن آہ! اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ اس سال نے بھی ان کی تمناوں کو پورا نہ کیا۔ اور سنہ ۱۳۴۱ھ کا محرم ان پر دوہرے ماتم کے لئے چڑھا۔ ایک تو وہی ماتم جو ہر سال کرتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ سنہ ۱۳۴۰ھ بھی یوں ہی گذر گیا۔ نہ ان کا امام مہدی ظاہر ہوا۔ اور نہ ان کے حضرت عیسیٰ کے نزول کا کوئی پتہ ملا۔

سنہ ۱۳۴۰ھ میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کے متعلق عام لوگوں میں بڑی وسعت کے ساتھ جو خیال پھیلا ہوا تھا۔ اور جسپر کئی سال سے مسلمان مولوی اور صوفی اپنی تحریروں اور تقریروں میں زور دیتے چلے آرہے تھے۔ اس نے اس سال کے شروع ہونے پر مسلمانوں میں اُمید کی ایک وسیع لہر پیدا کر دی۔ جسے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ ظاہر کیا گیا۔ چنانچہ اخبار کشمیری میگزین لاہور نے اپنے ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں "سنہ ۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں" کے عنوان سے لکھا:-

"مسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشگوئیوں کیلئے مشہور ہیں۔ سنہ ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشگوئیاں موجود ہیں۔ گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابق شرع محمدی کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں تاہم یہ دیکھ کر کہ اس سے پہلے جو پیشگوئیاں ہو چکی ہیں۔ وہ سب پوری اُتری ہیں۔ بلالحاظ یقین کرنا پڑتا ہے۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر اب تک محفوظ ہے۔ ان کے فرمان کے مطابق سنہ ۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے اور امید ہے کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتحیاب اور کامیاب رہینگے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے۔ کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہونگے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اس سال میں ترک اپنے حریفوں پر غالب آئینگے۔ اور مسلمانوں کی سلطنت وسیع ہوتی چلی جائیگی۔ مسلمان صدیوں سے ابتر و ذلیل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اب اگر خدا ان پر فضل و کرم کرے تو اس کے رحم و لطف سے کچھ بعید نہیں۔"

پھر اخبار مدینہ بجنور یکم دسمبر ۱۹۲۱ء میں بعنوان "ظہور امام مہدی علیہ السلام سنہ ۱۳۴۰ھ میں" شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کے متعلق لکھا گیا کہ:-

"غلط شعر جو آجکل زبان زد خلائق ہے یہ ہے:-

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ

مجھے تحقیقات اور نہایت معتبر ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ اصل شعر یوں ہے:-

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال "کنت کنض" باشد چنیں بیانہ

الفاظ "کنت کنض" میں وقت ظہور مہدی بتایا گیا ہے۔ جس کے سنہ ۱۳۴۰ھ کے عدد ہوتے ہیں۔ حالات موجودہ میں بھی اس بات کی نہایت سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ امداد غیبی کا بہت جلدی ظہور ہو۔"

مسلمانوں کے ایک اور اخبار نے جس کا نام "آگرہ اخبار" ہے۔ "ظہور امام الزمان" کے عنوان سے لکھا:-

"ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے۔ جو عنقریب اور غالباً اسی سال پورا ہونیوالا ہے۔"
(۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

پھر ہندوستان کے طول و عرض میں ایک اشتہار سنہ ۱۳۴۰ھ کے دوران میں شائع ہوا۔ جس کا عنوان تھا۔ "پروانہ خداوندی"۔ اس کا مشتہر شیخ عبد اللہ خادم حرم بتایا گیا۔ اس میں لکھا تھا کہ سنہ ۱۳۴۰ھ کے موسم حج میں ضرور امام مہدی ظاہر ہو جائینگے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک طرف تو امام مہدی کے سنہ ۱۳۴۰ ہجری میں ظاہر ہونے پر اسقدر یقین کیا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف اس کے لئے دعائیں بھی کی جا رہی تھیں۔ چنانچہ اخبار مدینہ (۹ فروری ۱۹۲۲ء) میں ہی ایک مضمون شائع ہوا جس میں شاہ سلیمان صاحب پھلواری نے اپنی عراق سے مراجعت کا اعلان کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"جس کا جو جی چاہے کرے۔ ہم تو ہر ایک آستانے پر اس مقدس ہستی کے ظہور کی دعا رو پیٹ کر آئے جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں۔ اللّٰھم عجل لنا ظہورہ۔"

عین اسوقت جبکہ مسلمان ایک طرف تو امام مہدی کے ظاہر ہونے کے لئے اسقدر قوی امید لگائے بیٹھے تھے اور اس قدر وثوق سے اعلان ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف گڑ گڑا گڑ گڑا کر "ظہور امام الزمان" کے لئے دعائیں کی جا رہی تھیں۔ ہم نے صاف اور کھلے الفاظ میں لکھ دیا تھا کہ جس رنگ میں امام الزمان کے ظاہر ہونے کے مسلمان منتظر ہیں۔ اس طرح سنہ ۱۳۴۰ھ میں تو کیا قیامت تک بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ ہم نے ایک مفصل مضمون میں لکھا کہ:-

"سنہ ۱۳۴۰ھ شروع ہے۔ اور اب اس کا دوسرا مہینہ جا رہا ہے۔ دس یا ساڑھے دس مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ جو انشاء اللہ جلدی ہی پورے ہو جائینگے۔ اور ہمارے مسلمان بھائی خود بخود دیکھ لینگے کہ ان کی امیدوں اور آرزوں کا کیا انجام ہوا۔ لیکن ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں۔ اور پورے وثوق اور ایمان کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ سال بھی یونہی دیگر سالوں کی طرح گذر جائیگا اور انتظار کرنے والوں کو دست تاسف ملنے اور مایوسی کی آہیں کھینچنے کے لئے چھوڑ جائے گا کیونکہ سنت اللہ سے ظاہر ہے کہ جن مامورین اور مصلحین

کی آمد کی خبر پہلے صحائف میں دیگئی۔ اور جن کی آمد کے خیال سے خوش ہو کر قومیں خوشی میں جھومتی رہی ہیں ان کی آمد کبھی اس نقشے کے مطابق نہیں ہوئی۔ جو لوگوں کے ذہن تجویز کیا کرتے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی گذشتہ موعودہ انبیاء کی مثالیں پیش کر کے ان لوگوں کی نسبت جو ان کی آمد کے منتظر تھے۔ بتایا گیا کہ انھوں نے موعودہ انبیاء کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ :-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خدا سے علم پاکر فرمایا تھا کہ میری امت کی اصلاح کے لئے مسیح و مہدی کا نام پاکر ایک شخص ظاہر ہوگا۔ اس موعود کا انتظار کرتے کرتے سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں انسان دنیا سے گذر گئے۔ اور اس کے دیکھنے اور اس سے فیض پانے کی تمنا کو سینہ میں ہی لے گئے۔ لیکن جب وہ ظاہر ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان فرمودہ نشانات کے مطابق ظاہر ہوا تو وہ لوگ جو اس کے منتظر تھے۔ ان میں سے بہتوں نے اس لئے اس کا انکار کر دیا۔ کہ وہ ان کے خیالی نقشہ پر پورا نہ اترا اور بدستور انتظار کرنے لگے۔ اور اب تک ان کی آنکھیں ایک (حضرت عیسیٰ) کو آسمان پر اور دوسرے (امام مہدی) کو غاروں میں تلاش کر رہی ہیں۔ مگر آنے والا ایک ہی شخص تھا۔ جو نہ کسی غار میں چھپا ہوا تھا۔ نہ کسی آسمان پر بیٹھا ہوا تھا۔ بلکہ وہ زمین سے ہی ظاہر ہوا۔ مگر ظاہر پرست لوگوں نے بطریق سابق اس کا بھی انکار کر دیا۔ اور وہ سختی سے مصر ہیں کہ آنیوالا کوئی اور ہے لیکن گذشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ جس طرح پہلوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا اور ایک فرستادہ حق کے انکار کرنے کے بعد ان کو کوئی دوسرا فرستادہ حق نہ ملا اسی طرح ان لوگوں کے لئے بھی اب فرستادہ خدا بجز اس مہدی معہود اور مسیح موعود کے جو قادیان میں ظاہر ہوا۔ کوئی نہیں آئیگا جو لوگ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ کسی اور کے منتظر ہیں وہ لکھ رکھیں کہ ان کے لئے اب کوئی سچا مسیح اور کوئی سچا مہدی نہیں ہے۔"

اس سے چند ماہ بعد ہم نے پھر مسلمانوں کو خیالی مہدی کی کبھی نہ پوری ہونیوالی امید کو ترک کر کے حقیقی مہدی کے قبول کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا :-

"مسلمان چونکہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے متعلق ایسے خیالات دل میں بٹھائے ہوئے ہیں جو اسلام کی تعلیم اور اس کی شان کے سخت خلاف ہیں۔ اسلئے قطعاً محال ہے کہ کبھی انہیں اپنے ذہنی اور خیالی امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے دیکھنے کا موقع مل سکے۔ ہاں حقیقی امام مہدی اور مسیح موعود جس نے آنا تھا۔ وہ آگیا۔ اور عین اسوقت آیا ہے۔ جبکہ ہر طرف اس کے آنے کی انتظار لگی ہوئی ہے اور وہ تمام نشانات پورے ہو چکے ہیں جو اس کی آمد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں ہے۔ اور نہ کوئی آئیگا۔ جس کی آنکھیں ہیں دیکھے اور جس کے کان ہیں سُنے۔ اور جس کا دل ہے سمجھے کہ وقت کا امام حضرت مرزا غلام احمد آچکا۔ جو لوگ اسے قبول نہ کرینگے اسے لایق ہونگے۔ انہیں تاقیامت کسی مسیح اور مہدی کی شکل دیکھنی نصیب نہ ہوگی۔ سنہ ۱۳۴۲ھ کا زیادہ حصہ گذر چکا اور باقی بھی یونہی گذر جائیگا۔ اور تہیدستان قسمت کے لئے محرومی کا داغ چھوڑ جائیگا۔ لیکن مبارک ہونگے وہ لوگ جو امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے آنے کی اس آخری حد کو بھی خالی گذرتے دیکھ کر اپنے غیر صحیح اور نادرست خیالات کو ترک کر دینگے۔ اور خدا کے سچے موعود کو قبول کر لینگے۔ کیونکہ اب ان کیلئے انتظار کی کوئی گھڑی باقی نہیں رہی۔"

ایک طرف ہمارے ان اقتباسات کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی ذہنی امیدوں کے علاوہ ان تحریروں کو دیکھئے جنہیں ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اور پھر دیکھئے کہ کیا ظہور پذیر ہوا اور کونسی تحریریں درست اور صحیح ثابت ہوئیں۔ آیا سنہ ۱۳۴۲ھ میں مسلمانوں کا وہ امام مہدی ظاہر ہو گیا جس کی انہیں انتظار تھی۔ اور ان کے وہ "امام الزمان" رونما ہو گئے۔ جن کے وہ منتظر تھے۔ اور ان کے وہ عیسیٰ نازل ہو گئے۔ جن کی انہیں امید تھی۔ یا جو کچھ ہم نے کہا۔ وہ درست اور صحیح ثابت ہوا کہ "یہ سال بھی یونہی دیگر سالوں کی طرح گذر جائیگا۔ اور انتظار کرنے والوں کو دست تاسف ملنے اور مایوسی کی آہیں کھینچنے کے لئے چھوڑ جائیگا۔"

صاف ظاہر ہے کہ ہم نے جو کچھ کہا تھا۔ وہی درست ثابت ہوا اور یہی درست ثابت ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ہمارے دعویٰ کی بنیاد صحیح اور یقینی علم پر تھی اور ہے۔ مگر دوسروں کی امیدوں کا انحصار محض خیالی نقشوں اور وہمی باتوں پر تھا۔ پھر ہماری تائید میں خدا تعالیٰ کی سنت اور موعودہ انبیاء کی آمد کی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن دوسرے ان لوگوں کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ جو ہمیشہ موعودہ انبیاء کو قبول کرنے سے محروم رہے ہیں۔ پھر سب سے بڑھکر ہمیں اس انسان کی معرفت اور قبولیت کا شرف حاصل ہے۔ جس کے برگزیدہ ہونے کی شہادت زمین و آسمان دے رہے ہیں۔ اور جو ان نشانات کو پورا کرنے والا ہے جو موعود مہدی اور مسیح کے لئے مقرر ہیں۔ مگر دوسرے ایسی آرزوؤں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ جو سنت اللہ کے خلاف اور سنت انبیاء کے خلاف ہیں ؎

ایسی صورت میں کس طرح ممکن تھا کہ سنہ ۱۳۴۲ھ ان کی تمنائیں پوری کر دیتا۔ اور ان کے نقشوں کے مطابق کسی مہدی اور مسیح کو لا کھڑا کرتا۔ اس لئے وہی ہوا جو ہونا چاہیئے تھا۔ کہ نہ ان کا کوئی مسیح نازل ہوا اور نہ ان کا "امام الزمان" ظاہر ہوا۔ اور اس طرح سنہ ۱۳۴۲ھ نے بھی جس کو مسلمانوں نے مسیح اور مہدی کے متعلق آخری حد مقرر کیا تھا یہی فیصلہ کیا۔ کہ اب کوئی مسیح اور مہدی نہیں آسکتا۔ جس نے آنا تھا۔ وہ آچکا۔ اس فیصلہ کے بعد بھی اگر مسلمان مہدی اور مسیح کی انتظار میں لگے رہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے جس انسان کو اس درجہ پر فائز کر کے بھیجا ہے۔ اس کو قبول نہ کریں۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمان خدا سے اپنی بے جا خواہشات منوانا چاہتے ہیں۔ نہ کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو ماننا اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں

خدا ان کی مرضی اور خواہش کے مطابق کسی مہدی اور مسیح کو بھیجیگا - تو وہ مانینگے - ورنہ نہیں مانینگے - یہ طریق جس قدر تباہ کن اور ہلاکت آفرین ہے - اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - مسلمانوں کی اپنی حالت بتا رہی ہے - کہ اس رستہ پر چلنے کی وجہ سے وہ کس درجہ ذلیل اور رسوا ہو چکے ہیں - اس لئے ہم تو ہمدردی اور محبت کے تقاضا سے یہی کہینگے - کہ مسلمان اپنی تمناؤں اور خواہشوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی مرضی کے ماتحت چلیں - اور خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کر کے خدا کے محبوب بن جائیں - ورنہ خوب اچھی طرح سمجھ لیں - کہ جو نقشہ انہوں نے مہدی اور مسیح کا کھینچا ہوا ہے - نہ وہ قیامت تک پورا ہوگا - اور نہ انہیں تباہی و بربادی سے نکلنا میسر آ سکیگا -

## خواجہ کمال الدین صاحب کا مذہبی تنزل

خواجہ کمال الدین صاحب نے ابتداءً ولایت میں ایمانی تنزل کا پہلا قدم یہ اٹھایا تھا - کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر کو تثلیث کی سرزمین "سم قاتل" ٹھہرایا - اور اعلان کیا تھا کہ یہاں محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت اور اسلام ہی منوا لیا جائے - تو بڑا کارنامہ ہے - یہ ان کے مذہبی تنزل کی ابتدا تھی - لیکن اب انتہا کو پہنچ گئے ہیں - چنانچہ برلن دارالسلطنت جرمنی میں بیٹھکر ایک خط کے ذریعہ مولوی محمد علی صاحب کو لکھتے ہیں -

"یہاں اور میرے نزدیک ہر جگہ اشاعت اسلام سے مراد اشاعت علوم اسلامیہ ہونی چاہئے - اور تبدیلی مذہب کا نام تبدیلی آرا ہونا چاہئے"

چلئے چھٹی ہوئی! اشاعت اسلام جس کے لئے اتنا شور تھا - اور جس کی اوٹ میں مسیح موعودؑ کا ذکر مبارک بھی ترک کیا گیا تھا - اب اس کا پردہ بھی چاک کر دیا گیا - اور جس بات کی ابتدا مسیح موعودؑ کا ذکر ترک کرنے سے ہوئی تھی - اس کی انتہا اشاعت اسلام ترک کرنے پر ہو گئی - انا للہ - ترک اشاعت اسلام کی جو عجیب وجہ بیان کی گئی ہے - وہ یہ ہے - کہ

"لفظ مشن اور مشنری سے عزت اور محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے - اور یہاں بھی نہیں دیکھے جاتے ہیں"

پھر فرماتے ہیں :-

"یہاں ہمارے مشن کا نام مشن نہ ہوگا - بلکہ اشاعت علوم اسلامیہ السوسائٹی یا کوئی اور جو مناسب ہوگا - عیسائی مشنریوں نے اپنے طرز عمل سے کہیں بھی اپنے آپکو قابل عزت نہیں بنایا - اس لئے ایک اعلیٰ حلقہ میں جب کسی نے میرے متعلق یہ ظاہر کیا کہ ان کا ارادہ یہاں اسلامی مشن کھولنے کا ہے - تو فی الفور سامعین میں سے بعض نے ایک قسم کی مخالفت ظاہر کی جو میرے لئے کافی اشارہ تھا"

کیا ہی معقول اور زبردست وجہ ہے - جس کی بنا پر خواجہ صاحب نہ صرف جرمن میں بلکہ دنیا میں "اشاعت اسلام" کے لفظ کو ترک کرنے کا مشورہ دیتے ہیں - مگر سوال یہ ہے کہ یورپ کے لوگ تو جن سے جرمن والے بھی باہر نہیں اسلام کو بدترین مذہب خیال کرتے ہیں - پھر کیا ضرورت ہے - کہ آپ اسلام کے نام سے اسلامی علوم پھیلائیں - مقصد تو اسلام کی تبلیغ ہے - اس نام سے نہ ہوئی کسی اور سے ہی - اس لئے اسلام کے نام ہی کو اڑا دیجئے - پھر عام طور پر یورپ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - اور کہا جاتا ہے کہ آپ نے تلوار سے اسلام پھیلایا - عیاشی کی تعلیم دی - وغیرہ اور اسی قسم کے دوسرے اعتراضات جو بالکل غلط ہیں - مگر ان کی وجہ سے عیسائیوں کو رسول کریم سے نفرت تو ضرور ہے - اس لئے کیوں نہ آپ اپنے اصل کے مطابق رسول کریم کی رسالت کے ذکر کو بھی ترک کر دیں - بقول آپ کے مطلب تو صداقت سے ہے نہ کسی کی شخصیت سے -

پھر قرآن کریم کے متعلق بھی جمہور یورپ کی اچھی رائے نہیں - اس کے خلاف وہاں کے مصنفوں کی الیسی کتابیں موجود ہیں - جن میں بکثرت اعتراض کئے گئے - اور لوگوں کو اس سے نفرت دلائی گئی ہے - اور یورپین لوگ نفرت کرتے ہیں - اس لئے کیا خواجہ صاحب اپنے اصل کے ماتحت اس کے ذکر کو بھی ترک کر دینگے جب اہل یورپ قرآن سے نفرت کرتے ہیں - تو بخیال خواجہ صاحب اس کا نام لینے کی کیا ضرورت ہے - غرض تو حقائق کے اظہار سے ہے - اور وہ خواجہ صاحب بغیر قرآن کو پیش کئے کرتے رہینگے - یہاں تک پہنچنے کے بعد ایک ہی مرحلہ رہ جاتا ہے - اور وہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے - جرمن کے فلاسفر جن کے رعب سے جناب خواجہ بایں تن و توش کانپ رہے ہیں - اسکو ایک پرانے زمانے کے توہمات کا بقیہ بتاتے ہیں - اور اپنے آپ کو خدا کی حکومت سے باہر سمجھتے ہیں - اس لئے اول تو وہ خدا کے نام کی تبلیغ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہونگے - ورنہ ایسے شخص کو جو خدا کے نام کی تبلیغ کرے احمق تو ضرور کہتے ہونگے - اس لئے کیا خواجہ صاحب خدا کا نام بھی زبان پر کبھی نہ لائینگے - اگر خواجہ صاحب یہ سب مراحل طے کر لینے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں - جیسا کہ ان کی تحریر سے ظاہر ہے - تو ہم پوچھتے ہیں - وہ کون سے "علوم اسلامیہ" ہونگے - جو خواجہ صاحب ان سے منوا لینگے - اور ان کے ماننے کا نام "تبدیلی آرا" قرار دینگے - خواجہ صاحب تو اس کا شاید کوئی جواب دیں - یا نہ دیں - لیکن مولوی محمد علی صاحب سے ہم اس کا مطالبہ بڑے زور کے ساتھ کرتے ہیں - اور اصرار کیساتھ پوچھتے ہیں - کہ کیا یہی اسلام کی وہ خدمت ہے - جس پر وہ بڑا فخر کیا کرتے ہیں اور اسے اپنے حق پر ہونے کی دلیل بتایا کرتے ہیں -

## شیطان بشکل انسان

خواجہ حسن نظامی جنہوں نے حال ہی میں کذب و زور کا پلندہ "سفرنامہ" کے طور پر شائع کیا اور جس کا ذکر ہمارے اخبار میں قبل ازیں آ چکا ہے - انہیں یہاں آ کر نے لکھا ہے کہ ان کو ایک لمبا عرصہ جینے کی مہلت ملی ہے - مگر معلوم نہیں اسکی انہیں کیا ضرورت پیش آئی جبکہ ان سے پہلے ایک ایسے وجود نامسعود کو جس سے کذب و زور اور فریب و دجل اور شیطنت اور دروغ بازی سے دنیا کو بھر دینے کا ٹھیکہ ملا ہوا تھا - بہت لمبی مہلت ملی ہوئی ہے - غالباً اس طرح ہم سفر بننے کیلئے مہلت لی گئی - جو چیلا بنکر تا قیامت شیطنت کرتا رہیگا - کہلاتا ہے - اسی لئے بقول ان کے ایک کالی عورت نے انہیں کہا "تو شیطان ہے" جہاں اس عورت کی عقلمندی قابل تعریف ہے وہاں خواجہ صاحب بھی کم تعریف کے مستحق نہیں - کہ انہوں نے اپنے اصلی لقب کو خود ظاہر کر کے لوگوں کیلئے آسانی پیدا کر دی - کہ ان کی حقیقت کو سمجھ سکیں -

# مکتوباتِ امام

(مرسلہ مولوی کریم بخش صاحب۔ ایم خوشنویسے)

## انبیاء کی وراثت اور احمدی

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھا کہ :۔

حضور کا غلام جس موضع کا رہنے والا ہے۔ اس موضع میں سوائے اس عاجز کے کوئی دوسرا احمدی نہیں ہے۔ مخالفین نے مسجد میں نماز اور کنوؤں سے پانی بند کیا ہوا ہے۔ عاجز چونکہ قریب کے ایک گاؤں میں پٹواری ہے۔ اور شاذ و نادر ہی اپنے گاؤں میں جاتا ہے۔ اس لئے متذکرہ بندشوں کو کبھی محسوس نہیں کیا۔ ماسوائے اس کے جس جگہ فدوی کی شادی ہونے والی تھی۔ وہ بھی مخالفین مذکور نے بند کرا دی ہے۔ جس کی عاجز کو کوئی پرواہ نہیں مگر اب فدوی کا والد موضع مذکور میں سخت بیمار ہے جس کے زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں۔ غیر احمدی اور مخالف بھی ہے۔ جائداد ایک چھوٹا خام مکان اور کچھ سفید جگہ نزدیک آبادی اور چند درخت ہیں۔ اب موضع مذکور کے باشندوں نے جو قریبًا تمام پیر جماعت علی کے مرید ہیں۔ مشورہ کیا ہے۔ کہ اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کو موضع مذکور سے نکال دو۔ اور اس کے مکان وغیرہ پر قبضہ کر لو۔ حضور انور ارشاد فرمائیں کہ میں اس موضع میں رہ کر مردانہ وار ان لوگوں کا مقابلہ کروں یا اس موضع کو چھوڑ دوں۔ عاجز تو باوجود ان کی اسقدر سخت مخالفت کے ابھی تک گھبرایا نہیں اور نہ ہی اس موضع کو چھوڑنے کا ارادہ ہے۔ ہاں حضور انور کی دعا کی امداد ضروری ہے۔

فدوی کا تو ارادہ ہے کہ وہ موضع جو پیر جماعت علی کا ایک دوسرا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کے نزدیک ایک حلقہ پٹوار خالی ہے۔ عاجز کا وہاں تبادلہ ہو جائے تو عاجز ہر وقت اپنے ہی موضع میں رہ کر مخالفوں پر باہداد احمدی مبلغین تبلیغ کر سکتا ہے آگے جیسا کہ حکم ہو۔ اسپر عمل ہو گا ۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے لکھوایا :۔ تبلیغ دین کی نیت سے یہ کام بہت مبارک ہے۔ باقی اس ترکہ کی جو آپ کو مل سکتا ہے۔ نیت نکال دیں اگر اللہ تعالیٰ دلا دے۔ تو اس کا انعام نہیں۔ ورنہ اس ترکہ پر خوش ہوں۔ جو انبیاء کی وراثت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے ۔

## تکالیف میں کیا کرنا چاہیئے؟

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور لکھا کہ :۔ میرے برادر زادہ کا مکان رہائشی اور حویلی میرے ساتھ ملحق ہے۔ اور وہ ہمیں اسقدر تنگ کرتا ہے کہ کھریا مٹی سے اپنے مکان کے تختوں پر گندے الفاظ اور گالیاں مسیح موعود کے متعلق لکھتا رہتا ہے۔ ایک دفعہ کاغذ پر لکھ کر لگائے۔ جو ہم نے اتار لئے۔

کچھ عرصہ سے ہمارے گاؤں میں چار پانچ شخص ہمارے زیادہ مخالف ہو گئے ہیں۔ اور اس شخص کو چشیر دکر کے ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ اس حالت میں حضور کا جو ارشاد ہو اسپر عمل کیا جائے۔

حضور نے لکھوایا کہ :۔ صبر کریں۔ اور اعلیٰ اخلاق دکھلائیں۔ اس سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔ دعا پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیگا ۔

## گورنمنٹ کا خطاب

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو لکھا کہ :۔

ایک اطلاع شائع ہوئی ہے کہ پرنس آف ویلز ولایت پہنچنے کے بعد ان لوگوں کو جنہوں نے خدمات کی ہیں خطابات عطا فرمائینگے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ گورنمنٹ اگر مجھ کو کوئی خطاب دیگی۔ تو وہ میری ہتک کریگی۔ اس موقعہ پر اگر گورنمنٹ آپ کو ان خدمات کے صلہ میں جو آپ نے فرمائی ہیں۔ کوئی خطاب عطا فرمائے۔ تو کیا آپ قبول فرمائینگے۔ امید کہ حضور جواب باصواب سے خادم کو اطلاع دینگے۔

حضور نے اس کا حسب ذیل جواب لکھایا :۔

کسی کا مقولہ ہے۔ "آب نہ دیدہ موزہ از پا کشیدم" مومن کو اس قسم کی دور کی باتیں نہیں سوچنی چاہیئیں ہم نے گورنمنٹ کی کونسی خدمت کی ہے۔ کہ جس کے بدلہ میں گورنمنٹ ہمیں خطاب دینے کا ارادہ کرے۔ خدمات کرنے والے تو وہ شیروں کی کچھاروں میں بیٹھے ہوئے احمدی ہیں۔ جو وفاداری کے لئے ہر طرح تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ پس خدمات جماعت کی ہیں نہ کہ میری۔ اور اعزاز کی مستحق تمام جماعت ہے نہ کہ میں ۔

## عورت پر سحر

ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں تحریر کیا کہ میری بیوی مدت سے بیمار ہے۔ علاج و معالجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا عوام الناس کا خیال ہے کہ اس کو کسی نے سحر کیا ہوا ہے حضور اس امر کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سحر کوئی نہیں۔ آپ روز رات کو آیۃ الکرسی۔ قل ہو اللہ اور سورہ فلق اور الناس پڑھ کر تین دفعہ پھونک دیا کریں اور ہینگ تھوڑی سی صبح و شام دودھ کے ساتھ پلا دیا کریں۔

## مسیح موعود کے سب دعووں پر ایمان لانا ضروری ہے

ایک صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ یہاں کے لوگ اور ان کے ملانے بھی حضرت مسیح موعود کو ولی اور مجدد مانتے ہیں۔ اور احمدیوں کو کافر نہیں کہتے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ میں جو احمدی ہوں۔ ان کی مساجد میں جا کر ان کے پیچھے نماز پڑھوں۔ حضور اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

حضرت اقدس نے اس کے جواب میں لکھوایا کہ جب تک اظہار ایمان نہ ہو۔ اور سب دعووں پر ایمان نہ لا دیں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ آپ ان سے دریافت کریں کہ ان بزرگ اور ولی نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور پہلا مسیح فوت ہو گیا ہے اب کوئی اور مسیح آنیوالا نہیں۔ اس کے اس قول کو بھی مانتے ہو یا نہیں۔ اگر اسے مسیح مانتے ہو تو اس کا الہام ہے کہ اسکی بیعت

# اہلحدیث کا جاہلانہ اعتراض

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون زیر عنوان "مرزائی جماعت کا مرزا صاحب سے اختلاف" نکلا ہے جس میں آیت وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَأْتُمْ فِيهَا الآیہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب اس کے معنے اپنی کتاب ازالہ اوہام کے حصہ دوم صفحہ ۷۴۹، ۷۵۰ میں یہ کرتے ہیں کہ:۔ ایسے قصوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا۔ اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی۔ بلکہ اس پر غور کرنے سے صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے ایک خون کر کے چھپا دیا تھا۔ اور بعض بعض پر خون کی تہمت لگاتے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے اصل مجرم کو پکڑنے کے لئے یہ تدبیر سمجھائی تھی۔ کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اس کی بوٹیوں کو اس لاش پر مارو۔ اور وہ تمام جن پر شبہ ہے۔ ان بوٹیوں کو نوبت بہ نوبت اس لاش پر ماریں۔ تب اصل خونی کے ہاتھ سے جب لاش پر بوٹی لگیگی۔ تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہونگی۔ جس سے خونی پکڑا جائے گا۔ اب اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا الخ۔ مگر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیانی اپنی کتاب ظہور المہدی کے صفحہ ۴۲ کے حاشیہ پر یہ لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت ایک یہودی کی دکان پر گئی۔ اس نے اس کے ساتھ تمسخر کیا۔ جب اس نے مسلمانوں سے فریاد رسی کی۔ جھگڑا ہوا۔ مسلمان مارا گیا۔ یہ اس نفس کا ذکر ہے۔ اور میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک مسلم عورت کو مار دیا تھا۔ وہ قریب الموت حالت میں بتا گئی۔ اور مولوی سرور شاہ صاحب اس نفس سے مسیح ناصری مراد لیتے ہیں۔ بعد خلیفۃ المسیح ثانی کچھ مراد دیتے ہیں۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود۔ مہدی معہود۔ کرشن اوتار اور نبی مان کر بھی علماء احمدیہ ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔"

ایک دفتر کے کلرک کا یہ اعتراض اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے شائع کیا ہے۔ اسلئے اس کی لغویت معترض کی قابلیت اور علمیت کو ظاہر کرنے کے علاوہ مولوی ثناء اللہ کے علم کا بھی پردہ چاک کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ ایک طرف تو مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے آپ کو بڑے فخر سے اہل حدیث کا سردار قرار دیتے ہیں۔ اور دو تفسیروں کے مصنف کہلاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ایسے لغو اعتراض اپنے اخبار میں شایع کر کے اپنی جہالت اور علم سے کورا ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

اس اعتراض کے متعلق پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کو (جو آپ نے ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحہ ۱۳۰ میں لکھی ہے) یہ بتانے کے لئے پیش کرتا ہوں کہ آپ کے نزدیک کسی آیت کے اور معنی کرنا تناقض نہیں ہوتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "قرآن شریف کے ایک معنے کے ساتھ اگر دوسرے معنے بھی ہوں۔ تو ان دونوں معنوں میں کوئی تناقض پیدا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہدایت قرآنی میں کوئی نقص عائد ہوتا ہے۔ بلکہ ایک نور کے ساتھ دوسرا نور ملکر عظمت فرقانی کی روشنی نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔"

اس عبارت سے ایک موٹی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب ایک آیت کے دو معنے کرنے کو تناقض اور اختلاف نہیں قرار دیتے۔ بلکہ لکھتے ہیں کہ اس سے عظمت قرآنی کی روشنی نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ بلکہ ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی خارق عادت طور پر یا غیبی بات ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ بھی ہماری پیروی اور ہماری برکت سے ہی ظاہر ہوتی ہے۔ پس وہ بھی ہم میں ہی ہو کر اس نعمت سے حصہ پاتا ہے (اربعین نمبر ۱) پس جب آپ اسکو اختلاف و مخالفت قرار نہیں دیتے۔ تو کسی کا کیا حق ہے۔ کہ وہ کہے کہ مرزا صاحب کی جماعت آپ کی مخالفت کرتی ہے۔ ہاں یہ اس صورت میں ہو سکتا تھا جبکہ آپکا جو اس آیت سے مدعا ہے۔ یعنی یہ کہ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اس کے خلاف کوئی آپ کے ماننے والوں میں سے لکھتا لیکن جب اسمیں اختلاف نہیں۔ تو اس واقعہ کو جیسا ان کرنے میں اختلاف اسی قسم کا ہے۔ جیسے حدیثوں میں آیات کے شان نزول میں کثرت سے اختلاف ہے۔ دوسرے ہم کہتے ہیں کہ قرآن شریف کلام ہی جب ایسی ہے کہ وہ کئی معانی اور معارف و حقایق پر مشتمل ہے۔ اور یہ اس کا بڑا اعجاز مانا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ کہنا کہ ایک آیت کے دو معنے کرنا گویا اختلاف و تناقض کا پیدا ہونا ہے کس طرح صحیح اور درست ہے۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ "اِنَّ لِکُلِّ اٰیَۃٍ ظَهْرًا وَّ بَطْنًا" (مشکوٰۃ کتاب العلم) کہ ہر ایک آیت کے ظاہری معنے اور پوشیدہ معنے بھی ہوتے ہیں۔ پس اگر ایک معنے حضرت اقدس فداہ ابی و امی نے ایک آیت کے کئے۔ اور آپ کے ماننے والوں میں سے بعض نے اور بھی معنے بتلا دئے۔ تو اس میں اختلاف کیا ہوا ؟

تیسرے ہم صحابہ کے متعلق دیکھتے ہیں کہ کئی آیتیں اور قرآن کریم کے الفاظ کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کرتے۔ مگر صحابہ اور کرتے ہیں۔ کیا اس صورت میں بھی ظالم ملاں یہی کہیگا کہ صحابہ میں اور نبی کریم ؐ میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ میں نمونہ کے طور پر دو تین مثالیں پیش کرتا ہوں:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب ابن ابی بن سلول کی نماز جنازہ پڑھنے لگے۔ تو حضرت عمرؓ نے آپ کو روکا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ آپ کو تو خدا نے منافقوں کے لئے استغفار کرنے سے منع کیا ہے۔ پھر آپ کیوں کرتے ہیں۔ اس پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہاں منع ہے تو حضرت عمرؓ نے یہ آیت پڑھی۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ آپ نے فرمایا۔ اس میں مجھ کو اختیار دیا گیا ہے۔ اور میں ستر دفعہ سے زیادہ بار اس کے لئے استغفار کرونگا۔ حضرت عمرؓ نے یہ معلوم کر کے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کے وہ معنے نہیں سمجھے۔ جو میں سمجھا ہوں۔ دوبارہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ؐ نہیں اس کے یہی معنے ہیں کہ آپ نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ مگر آپ نے نہ مانا اور جنازہ پڑھا۔ پھر ایک اور آیت نازل ہوئی۔ جس میں حضرت عمرؓ کے معنوں کی تائید ہوتی تھی۔ سو اگر دوسرے معنے لینے جائز ہی نہ تھے تو حضرت عمرؓ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

معنوں کو سنکر کیوں دوبارہ عرض کی۔

پھر سورہ کوثر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوثر کے معنے نہر کے کئے ہیں۔ کہ یہ ایک نہر ہے۔ جو مجھ کو میرے رب نے جنت میں دی ہے۔ مگر عکرمہ رضی اللہ عنہ اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ ما اعطاہ اللہ من النبوۃ والخیر والقرآن۔ اور مجاہد اس سے خیر الدنیا والآخرہ مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ درمنثور میں یہ حدیث آئی ہے کہ:۔

واخرج احمد والترمذی وابن جریر وابن المنذر والحاکم وابن مردویہ عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ ما الکوثر قال نہر فی الجنۃ اعطانیہ ربی۔ الدر المنثور (جلد ۶ صفحہ ۴۰۳)

ترجمہ:۔ انس روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ اے رسول اللہ صلعم کوثر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک نہر جنت میں ہے جو کہ مجھ کو میرے رب نے دی ہے۔ اور اسی جگہ یہ دوسری حدیث درج ہے:۔

واخرج ابن جریر عن مجاہد قال الکوثر خیر الدنیا والآخرۃ۔ اور اسی جگہ یہ حدیث بھی ہے۔ واخرج ھناد وابن جریر وابن ابی الحاکم وابن عساکر عن عکرمہ قال الکوثر ما اعطاہ اللہ من النبوۃ والخیر والقرآن۔ سو اب چاہیئے کہ نادان معترض یہاں بھی کہتے کہ صحابہ نبی کریم صلعم کو افضل الرسل اور خاتم النبیین مانتے ہوئے بھی ان سے اختلاف رکھتے تھے۔

پھر سورہ دہر میں آیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً میں آنحضرت صلعم نے الملوک المسجون مراد لیا ہے۔ مگر ابن عباس اس سے مشرک مراد لیتے ہیں۔ اور ابو حمزہ ثمالی اسیر سے مراد عورت لیتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر فتح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۷ میں نواب صدیق حسن خان یہ حدیث لائے ہیں کہ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلعم فی قولہ مسکینا قال فقیراً ویتیماً قال من لا اب لہ واسیراً قال الملوک المسجون۔ اور اسی جگہ ابن عباس نے مشرک کے معنے کئے ہیں اور ابو حمزہ ثمالی نے عورت کے معنے لئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی آیات ہیں جنہیں صحابہ آنحضرت صلعم کے بتلائے ہوئے معنوں سے الگ الگ ہیں۔ اور ایسی تو بہت سی آیات ہیں جن کے معنوں میں صحابہ کا آپس میں اختلاف ہے۔ ایک صحابی کچھ معنی کرتا ہے اور دوسرا کچھ

## تعمیر مسجد کے متعلق حکومت فرانس کا شکریہ

### مبلغ احمدیت ماریشس اور قنصل فرانس کی خط و کتابت

حکومت فرانس نے پیرس میں مسجد کے تعمیر کرنے کی جو قابل تعریف تجویز کی ہے۔ اور اس کے لئے معتدبہ رقم بھی سرکاری خزانہ سے دی ہے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جناب حافظ غلام محمد صاحب بی اے مبلغ احمدیت ماریشس نے فرانس کے قنصل مقیم پورٹ لوئی کو جو تبلیغی خط لکھا ہے۔ وہ اور اس کے جواب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

جناب! میں با ادب ملتجی ہوں کہ مجھے آپ اجازت دیں کہ میں آزادی سے آپکو وہ شکریہ پہنچاؤں۔ جو کہ تمام اسلامی دنیا فرانس کی جمہوری حکومت کا اپنے ذمہ دین لازم کی طرح رکھتی ہے۔ کیونکہ اس نے پیرس میں مسجد بنانے میں ایک خاص رقم سے امداد فرمائی ہے۔ یہ حکومت فرانس کی دانائی کی دلیل ہے جو کہ اس کے اس سچے جوش اور جذبہ کو ظاہر کر رہی ہے جو کہ وہ اسلام سے رکھتی ہے۔ خدائے قادر مطلق سے دعا ہے کہ وہ اہل فرانس کو اس آسمانی برکت کے قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ جو کہ خدا تعالیٰ نے عین وقت پر حضرت احمد قادیانی مرسل یزدانی کے وجود باجود میں ظاہر فرمائی ہے جو کہ پنجاب ہند میں مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے آخری زمانہ کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اور جن کی صداقت پر نشانہائے آسمانی نے مہر لگا دی ہے۔ احمد علیہ السلام پر ایمان لانیوالے سچے مسلمان ہیں۔ کیونکہ وہ قرآن شریف کے اصول پر چلتے ہیں۔ اور حضرت نبی کریم صلعم کی سنت پاک کی پیروی کرتے ہیں۔ اسلام کے معنے امن۔ صلح اور آشتی کے ہیں۔ اور اسی لئے یہ صلح۔ امن اور آشتی کا مذہب ہے دین پھیلانے میں اسے کسی تلوار یا جبر کی ضرورت نہیں کیونکہ اسلام صداقت محض ہے۔ قرآن شریف ممتاز الفاظ میں فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین دین میں زبردستی نہیں (سورہ بقرہ) لہذا احمدی ایک خونی مہدی کی امید باندھ کر بیٹھے ہیں۔ اور ایک جنگجو مسیح کی انتظار میں ہیں بالکل صریح قرآنی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ اور حضرت نبی کریم کی مستند احادیث کے خلاف چل رہے ہیں۔ احمدی اب کسی ایسے شخص کے امیدوار نہیں ہیں جو دین کی خاطر دنیا میں جنگ کریگا۔ دنیا جنگ سے تھک گئی ہے اور قتال سے پر ملال ہے۔ دنیا کو چاہیئے کہ احمدیت کے اصول اور خواہ کتنا ہی پرکار بند اور پیرو ہو۔ اور پھر امن کے شیریں اور لذیذ ثمرات سے متمتع اور مالا مال ہو۔ تب از خود بھی دنیا میں جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور ہر طرف امن کی حکومت کا دور دورہ ہوگا۔ جب احمد علیہ السلام کو دنیا قبول کریگی۔

پھر میں حکومت فرانس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے اپنے دارالحکومت میں مسجد بنانے کے مقدس کام میں حصہ لیا ہے۔ میں بہت ہی خوش اور شکر گذار ہونگا۔ اگر آپ براہ نوازش میرے اس دلی شکریہ کو جو تمام مسلمانوں کی طرف سے ہے۔ فرانس کی جمہوری حکومت کے پریزیڈنٹ کو پہنچا دینگے۔ میں اپنی اس عاجزانہ درخواست پر کافی غور کی امید کرتا ہوا ہوں آپکا تابعدار خادم۔ حافظ غلام محمد احمدی۔

میرے اس خط کے متعلق حسب ذیل دو خط موصول ہوئے ہیں:۔

حکومت جمہوری فرانس قنصل فرانس۔ پورٹ لوئی ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

جناب! میں بڑے فخر کے ساتھ آپ کے خط مورخہ ۱۴ مارچ کی رسید دینے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔ اور میں اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ میرے لئے ایک نہایت خوشگوار دل پسند فرض ہوگا کہ میں اپنی حکومت کو آپکے اعلیٰ خیالات اور عمدہ جذبات جو اہل اسلام کی طرف سے آپ نے اپنے خط میں درج فرمائے ہیں پہنچا دوں۔

آپ کو وعدہ اور یقین دلاتا ہوا کہ آپ کی تحریر پر نہایت ہی توجہ سے غور کیا جائیگا۔ میں ہوں آپ کا نہایت جان نثار وفادار۔ قنصل فرانس

حکومت جمہوری فرانس قنصل فرانس۔ پورٹ لوئی ۲۷ جون ۱۹۲۲ء

جناب! میں اپنے ۱۵ مارچ گذشتہ کے خط کے بعد آپکو اطلاع دینے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔ کہ ہز ایکسلنسی پریزیڈنٹ کونسل وزیر معاملات خارجیہ جس کی طرف آپ کا پیارا خط مورخہ ۱۴ مارچ جو میں نے آگے بھیجدیا تھا۔ مجھ کو ذمہ دار ٹھیراتا ہے کہ آپ کی کارروائی کا حکومت جمہوری کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

مسٹر ہیوڈیوانٹ کاٹ نے یہ بھی انہیں ایزاد کیا ہے کہ حکومت فرانس نہایت ہی خوش قسمت ہے کہ اس نے اسلام کی مقدس خدمت کی ہے۔ خدا کرے کہ قرآن ماننے والی جماعت اس کو سمجھے اور قدر کرے۔

اپنی صادقانہ اور مخلصانہ مبارکبادیوں کے ساتھ جو آپ کے کام ہی اسی نفاذ میں مسجد والمعہد الاسلامی بپاریس کا اعلان بھیجتا ہوں آپکا مخلص جان نثار اور بڑی توجہ سے آپکو یقین دلاتا ہوا میں ہوں قنصل فرانس۔ یوسیں جی کور تھیال

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میر والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ جبکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصولڈاک عہ

**سید عبد الصمد عزیز ہوٹل۔ قادیان پنجاب**

## خوشخبری

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی۔ کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جاوے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی مشین کی خوبصورت پرزے مختصر مضبوط معہ پرزہ کہ جہاں مرضی ہو چسپاں کر کے کام لیں۔ تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۱۰ ہیں۔ سات آٹھ منٹ میں ایک سیر پختہ سویاں نکل سکتی ہیں۔ وزن دو سیر قیمت صرف گیارہ روپے چودہ آنہ للعہ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر عار پیشگی آنا ضروری ہے۔

نوٹ موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۵ قیمت ہے

**فضل کریم۔ عبد الکریم۔ قادیان پنجاب**

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جدید وبیش بہا دینی کتابیں جن دوستوں نے ابھی تک نہیں منگوائیں۔ انہیں چاہئے کہ ضرور منگوائیں یہ وہ کتابیں ہیں جن کی دید کے لئے احباب سالہا سال سے بیقرار و بیتاب نظر آتے تھے۔

**نقشہ**

منن الرحمٰن جس میں عربی کو ام الالسنہ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱۲ر

فریاد درد { تبلیغ کرنے والوں کے لئے ہدایات اور عیسائیت کا رد } ۸ر

تجلیات الٰہیہ { پیغامی فتنہ کے دفع کرنے کے لئے یہ کاری حربہ ہے } ۴ر

ترغیب المومنین ضمیمہ فریاد درد ۳ر

المشتہر

**منیجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان**

## جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! جلدی کیجئے

## تحفہ شہزادہ ویلز اردو

بار دوم

چھپکر آگیا ہے۔ خواہشمند احباب جلد منگوالیں۔ ورنہ طبع ثالث کے انتظار کی زحمت اٹھانا پڑیگی۔ قیمت ایک روپیہ کی بجائے چودہ آنہ کردی گئی ہے۔ اور مجلد کی بجائے عہ کے ۹ر

## خوشخبری

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کے واسطے اور کھڈیوں کی گراریاں کپڑا بننے کے واسطے لوہے کے ہل کاشتکاری کے واسطے۔ لوہے کے بیلنے کماد پیڑنے کے واسطے۔ اس پتہ سے خرید و۔

**مستری مولا بخش اینڈ سنز بٹالہ ضلع گورداسپور**

تفسیر ...

حضرت خلیفۃ المسیح ...

منیجر الفضل قادیان

## کشمیر

مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ ہر ایک چیز ایجنسی سے طلب فرماویں۔ **پٹو۔ لوئیاں۔ دھسے** سبت سلاجیت فی سیر للعہ اور ہر ایک اشیاء منگانے کے لئے ہمراہ رقم سالم یا کچھ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **فوٹو** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا۔ فی ۱۰ر

**محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی**

**سرینگر زینہ کدل کشمیر**

## ضرورت

میرے ایک کرم دوست جو احمدی ہیں۔ پلٹن میں ٹیلر ماسٹر ہیں۔ عمر تقریباً ۲۲ سال ہے ماہواری آمدنی مبلغ للعہ ر ۹ روپیہ ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ ان کیلئے ایک احمدی شریف بیوی کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت کا پتہ

**غلام نبی ٹیلر ماسٹر سیول کور نمبر ۲ کیمپ لنڈی کوتل افغانستان**

## الخطبہ

پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ کام پٹوار کا عمر ۳۰ سال قوم بردالہ تحصیل رعیہ میں کوئی بھائی مہربانی فرما کر خانہ آبادی میں مدد دیں۔

**خط وکتابت (م۔ا) معرفت منیجر الفضل قادیان**

## دوائی خانہ رحمانی عبدالرحمن کاغانی

**ٹھنڈا سرمہ کاغانی** آنکھوں کی جلن - خارش - دھند - جالا - سرخی چشم آنکھوں سے پانی کا آنا - سوتے ہوئے آنکھوں سے کیچڑ کا آنا - ان امراض میں عجیب التاثیر ہے - جب آنکھوں میں ڈالا جاتا ہے تو فوراً آنکھیں ٹھنڈی ہو کر طبیعت بشاش ہو جاتی ہے -

فی شیشی خورد ۳ ۔ کلاں ۶

**بچوں کی گولیاں** ہر گھر میں ضروری - ان کے استعمال سے بچے کی تے متلی - دست - بدہضمی - نفخ - پیٹ کا پھولنا - سب شکایت سے آرام ہو جاتا ہے - سوکھے خون پھوڑے پھنسی - خارش سے نجات ۴ درجن ۸

**حب دل افروز** خون پیدا کرتی ہیں - بدن کو فربہ کرتی - دل و دماغ کو قوت دیتی ہیں - تمام پٹھوں کی کمزوری کے لئے بجلی کا کام کرتی ہیں - کثرت پڑھائی یا دماغی محنت سے جو نقصان ہو جاتی ہو - ان کے استعمال سے انشاء اللہ نہ ہوگی - یہ گولیاں تحفہ بے بہا ہیں - ہر جہ ترکیب مفصل ہوگا فی درجن ایک روپیہ -

**بواسیر کا جادو** یہ ایک سفوف ہے بیس روز کھانا ہوگا - بواسیر خونی کو بتائی ہوئی ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو قیمت انشاء اللہ واپس
دوائی بیس روز عہ

المشتہر
دوائی خانہ رحمانی عبدالرحمن کاغانی
قادیان - ضلع گورداسپور

## A PRESENT TO HIS ROYAL HIGHNESS THE PRINCE OF WALES

## تحفہ پرنس آف ویلز انگریزی کا

دوسرا ایڈیشن نہایت آب و تاب سے چھپ کر کلکتہ سے آگیا ہے - ضرورتمند احباب منگوا لیں - انکے قیمت میں بھی خاص کمی کیگئی ہے -
نہایت اعلیٰ کاغذ کپڑے کی سنہری جلد قیمت عہ قسم دوم معمولی جلد ایک روپیہ بلا جلد ۱۲ کم استطاعت اور مفت تقسیم کرنے والے احباب کیلئے بینادر موقع ہے - المشتہر

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

## میں اپنا مکان فروخت کرتا ہوں

مجبوری کی وجہ سے اپنا مکان فروخت کرتا ہوں - جو بورڈنگ ہائی سکول کے بالمقابل شرقی رخ بر دار الفضل میں برلب سڑک کلاں ۵۰۰ مربع گز زمین ہے - چار کوٹھریاں دو کمرے بڑے بڑے ہیں جو ۲۸ فٹ طول اور ۱۳ فٹ عرض کے ہیں باورچیخانہ - غسلخانہ سب ضروریات موجود ہیں باہر سے پختہ ہے - اندر سے کچھ خام - قیمت کا فیصلہ بالمشافہ کر لیں - یا اپنے اگر کسی دوست قادیان میں رہنے والے کی معرفت خط و کتابت سے معاف رکھیں -

سید عزیز الرحمن عزیز ہوٹل قادیان

## عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود اور حکیم الامۃ خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کیلئے بہت مفید ہے - اور مجرب ہے اور یہ سرمہ ککروں کیلئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیا بند جالا - پھولا - پڑبال - لالی ہو - آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو - نظر کمزور ہو - ان کیلئے بہت مفید ہے - اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو تو بیشک واپس کر دے - قیمت سرمہ فی تولہ عہ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ روپیہ

## ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تنجوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں - قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ فی تولہ

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

# ہندوستان کی خبریں

**گورنر پنجاب امرتسر میں** امرتسر ۱۳ ستمبر۔ گورنر پنجاب ہمراہی ممبران اگزیکٹو کونسل آج صبح امرتسر پہنچے۔ اور فی الفور گورو کے باغ کو تشریف لے گئے۔ جہاں ہز ایکسلنسی تھوڑی دیر ان انتظامات کو دیکھتے رہے۔ جو متنازعہ جائداد کی حفاظت کے متعلق کئے گئے ہیں۔ امرتسر واپس آکر آپ نے بعض غیر سرکاری آدمیوں کے ساتھ کئی گھنٹہ تک گفت و شنید کی۔ گورنر موصوف اپنی جماعت کے ساتھ اسی شام ملتان کو روانہ ہو گئے۔

**ترکی یونانی جنگ میں برطانیہ سے غیر جانبداری کی اپیل** شملہ ۱۲ ستمبر۔ مجلس وضع قوانین ہند کے بیس مسلمان ممبروں نے آج جلسہ کر کے قرار دیا ہے۔ کہ وائسرائے ہند اور ہز میجسٹی کی حکومت سے اپیل کی جائے۔ کہ ترکی یونانی جنگ میں وہ اپنی کامل غیر جانبداری کو اسی طرح محفوظ رکھیں۔ کیونکہ اگر اس سے انحراف کیا گیا۔ جیسا کہ کل شام کے رائٹر کے تار سے احتمال ظاہر ہوتا ہے۔ تو عالمگیر ناراضی پیدا ہو جائیگی۔

**سردار محمود بیگ طرزی کی روانگی پیرس کو** پشاور ۱۳ ستمبر۔ سردار اعلیٰ محمود بیگ طرزی افغانی سفیر فرانس اور غلام صادق سفیر برلن مع اپنے سفارتی عملہ کے کل یہاں پہونچے۔ اور آج صبح بمبئی کو روانہ ہو گئے۔

**ایک گورے سپاہی کو پھانسی کا حکم** الہ آباد ۱۲ ستمبر۔ ہائی کورٹ کی جیوری نے لانس کارپورل ایس اے گرنڈی سوتھہ ویلز بارڈرز پلٹن نمبر ۲ جھانسی کو خانساماں کو گولی سے ہلاک کرنے کا مجرم قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی رحم کی بھی سفارش کی۔ مگر جج نے گورے کو مجرم قرار دیا۔ اور سفارش قبول نہ کی۔ اور گرانڈی کے لئے پھانسی کا حکم دیدیا۔

**ملتان روبہ اصلاح حالات** شملہ ۱۱ ستمبر۔ حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حالات ملتان روبہ اصلاح ہیں۔ تمام دوکانات کھل گئی ہیں۔ اور افواج میں مزید کمی کر دی گئی ہے۔ شہر کے گرد و نواح کے مواضعات میں ہندوؤں کے خلاف بلووں کا جو پہلے خطرہ تھا۔ وہ اب مفقود ہے۔

**پنجاب میں کثرت جرائم کی ذمہ داری** شملہ ۱۱ ستمبر۔ حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آخر جولائی تک صوبہ کے سال موجودہ کے جرائم کی تعداد ۲۵۵ ہے۔ سب سے بڑا اضافہ علاقہ متوسط میں ہوا۔ جس کی علت العلل علاقہ ماجھا میں قانونی ابتری اور تحقیر نظام ہے۔ جس کا ذمہ دار ایک بڑی حد تک اکالی پروپاغنڈا کا مضرت آمیز اثر ہے۔ حال کی چند خطرناک ڈکیتیوں میں اکثر ماجھا کے سکھ تھے۔ اوران میں سابق فوجی ملازمین کی بھی خاصی تعداد ہے۔

**مسلم یونیورسٹی کو موصولہ کا فریدِ عطیہ** علیگڈھ کے مسلم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے لئے جس کی بنا جلد ہی جناب محمد مزمل اللہ خاں صاحب کے ایک لاکھ کے عطیہ سے ہوئی ہے۔ برگیڈیر جنرل نواب حافظ حاجی محمد عبید اللہ خاں بہادر [illegible]

**بدھ مشن کی روانگی** دارجیلنگ ۱۲ ستمبر۔ بدھ مشن لاسہ کو روانہ ہو گیا۔

**ولایتی ہوابازوں کی واپسی** کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ کپتان میکملن اور کپتان ماٹن (ہوا باز) آج انگلستان روانہ ہو گئے۔

**کانگریس کا اجلاس متعلق سول نافرمانی پھر ملتوی** بمبئی ۱۳ ستمبر۔ چونکہ صدر کانگرس نے ۱۷ ماہ حال کو امرتسر میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا ایک ضروری جلسہ طلب کیا تھا اس لئے سول نافرمانی کے متعلق ۱۵ تاریخ کو بمبئی میں جو آخری جلسہ ہونے والا تھا۔ وہ ملتوی کر دیا گیا۔

**گورو کے باغ کے حالات** امرتسر ۱۲ ستمبر۔ پنجاب کے انسپکٹر جنرل اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کمشنر اور ڈپٹی کمشنر گورو کے باغ آئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر گورو کے باغ میں مقیم تھے۔ چار آدمیوں کے گروہ میں بارہ شخصوں نے مہنت کے باغ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے مذکورہ بالا افسروں کی موجودگی میں انکو گرفتار کر لیا۔

# غیر ممالک کی خبریں

## کمالیوں اور یونانیوں کی جنگ

**بروصہ پر کمالیوں کا قبضہ** قسطنطنیہ ۱۲ ستمبر۔ بروصہ جس پر پہلے کمالی رسالے نے قبضہ کیا تھا۔ اور بعد میں قبضہ اٹھا لیا تھا۔ کل ترکان احرار نے اسپر پھر قطعی قبضہ کر لیا۔ یونانی مدانیہ کے راستہ شہر سے نکل گئے۔ اور وہ راڈسٹو کو چلے گئے ہیں۔

**فتحمند ترکوں کا داخلہ سمرنا میں** لندن ۱۲ ستمبر۔ سمرنا میں ترکوں کے داخلہ کی جو تفصیلات سرکاری طور پر موصول ہوئی ہیں وہ مظہر ہیں کہ انہوں نے کوئی زیادتی نہیں کی۔ چونکہ آرمنوں یا یونانیوں نے ہر کس و ناکس کو بلا تمیز گولی سے اڑا دیا تھا۔ اس کی وجہ سے ترکی داخلہ کے بعد کسی قدر خوف طاری تھا۔ لیکن ترکی کمانڈر نے ایک گھنٹہ کے اندر اندر امن قائم کر لیا۔ اور اس بات کی ضمانت دی تھی کہ اس کی افواج انتقام نہیں لینگی۔ ہفتہ کے روز اچانک گولی چلنی شروع ہو گئی۔ جس کے ساتھ لوٹ مار بھی ہوئی۔ مگر ترکی کمانڈر نے شہر میں گشت شروع کر دی۔ اتحادیوں کے بحری اور بری دستے ترکی کمانڈر کی اجازت سے سمرنا میں اتر آئے ہیں۔

**سمرنا میں بدامنی کے بعد امن** سمرنا میں ترکی داخلہ کی تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ پہلے ۴۸ گھنٹوں میں سخت بدامنی واقع ہوئی۔ بازار باقاعدہ طریق پر لوٹے گئے۔ اور شہر کے ارمنی محلہ کی تقریباً ہر ایک دکان سوائے ان کے جن کے مالک اجنبی تھے۔ خالی کر دی گئی۔ اب امن بحال ہو گیا ہے۔

**نورالدین پاشا گورنر سمرنا** ترکوں نے سمرنا میں مقامی پولیس قائم کی ہے۔ [illegible] جنرل نورالدین پاشا فاتح سمرنا۔ سمرنا میں گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔

### مصطفےٰ کمال پاشا سمرنا میں

سمرنا ۔ ۱۴ر ستمبر ۔ کامل طور پر امن قائم ہو گیا ہے ۔ اور حکام پناہ گزینوں کو ان کے گھروں تک پہنچا رہے ہیں یونانی فوج کا جو حصہ جزیرہ نما چسم پر قبضہ کئے ہوئے تھا ۔ اس نے اطاعت قبول کر لی ہے ۔ مصطفےٰ کمال پاشا کی سرکردگی میں ترکی فوج کا بیشتر حصہ سمرنا میں پہنچ گیا ہے ۔

### شاہ یونان کی معزولی کا مطالبہ

لنڈن ۱۴ر ستمبر انگلستان مصر ۔ رومانیہ ۔ امریکہ اور جنوبی افریقہ کے یونانی باشندوں نے قسطنطین کی معزولی اور وینزیلاس کی واپسی کے ریزولیوشن پاس کئے ہیں ۔

### قسطنطنیہ میں ہنگامے

لنڈن ۔ ۱۱ر ستمبر ۔ قسطنطنیہ کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہاں سخت ہنگامے و فسادات برپا ہوئے بعض انگریزی ۔ فرانسیسی اور عیسائی دکانوں پر مجمع نے حملہ کیا ۔ اور یہ شور برابر بلند ہوتا رہا ۔ عیسائیوں کو کچل ڈالو کہا جاتا ہے ۔ کہ بہت سے لوگ اس ہنگامہ میں جان سے مارے گئے ۔

### کیا مسٹر لائڈ جارج مستعفی ہو جائینگے

لنڈن ۔ ۱۱ر ستمبر ۔ ایشیائے کوچک کی جنگی حالت میں جو یکایک تبدیلی ہوئی ہے ۔ عراق ۔ مصر اور فلسطین میں برطانیہ کے خلاف جو ناراضگی علانیہ بغاوت کی صورت اختیار کرنے کی دھمکی دے رہی ہے ۔ اور خاص کر یونان کی حمایت کرنے میں وزیر اعظم صاحب نے جو شدید غلطی کی ہے ۔ اس سے یہاں بے اطمینانی بڑھتی جاتی ہے ۔ اور گورنمنٹ کی پالیسی پر سخت اعتراضات اور نکتہ چینی کی جاتی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج نے دوبارہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کا قصد ظاہر کیا ۔ اور مسٹر چیمبرلین سے کہا کہ وہ وزیر اعظم کے عہدہ کو منظور کریں ۔ لیکن انہوں نے انکار کیا ۔

### محاذ بخارا پر افواج کا اجتماع

ماسکو ۔ ۱۴ر ستمبر ۔ ایک اعلان مظہر ہے ۔ کہ محاذ بخارا پر افواج کا عظیم اجتماع ہو رہا ہے ۔ کیونکہ وہاں کے قوم پسند سوویٹ افواج کے حملے سے ملک کی حفاظت کی تیاری کر رہے ہیں ۔

### ہنگری اور یونان کے فوجیوں کی جھڑپ

رائٹر کے نامہ نگار ایتھنز کی آج کی رپورٹ ہے کہ ہنگری کے توپچیوں (فوجی سپاہیوں) اور یونانی دستوں کے ساتھ نوروکاپ میں جھڑپ ہوئی ۔ جسمیں توپچی پسپا ہوئے ۔

### ترکی جندارمہ انگریز افسروں کے ماتحت

لنڈن ۹ر ستمبر ۔ درہ دانیال کے ان مقامات پر جہاں سے یونانی فوجیں ہٹ گئیں ۔ وہاں ترکی جندرمہ (جنگی پولیس) نے انگریز افسروں کی ماتحتی میں قبضہ کر لیا ہے ۔

### ترکوں کی دھمکی

ترک دھمکی دے رہے ہیں کہ جب تک ترک قیدیوں کو اوڈ پہالرم لاریسہ کے اندر مزعومہ مضر صحت حالات میں رکھا جائیگا تمام یونانی قیدیوں کے ساتھ بشمول جرنیلاں بھی ویسا ہی سلوک کیا جائیگا ۔

### یونانی سپہ سالار کی بیوی کے نام پیغام

لنڈن ۔ ۹ر ستمبر ۔ ایتھنز سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے ۔ کہ یونانی سپہ سالار جنرل ٹریکوپس کی بیوی کے نام ایک برقی پیغام موصول ہوا ہے ۔ جو مصطفےٰ کمال پاشا کی جانب سے ہے ۔ اس پیغام میں کمال پاشا نے ان کو لکھا ہے ۔ کہ ان کے شوہر اور دیگر معزز و ممتاز یونانی فوجی افسران ان کے مہمان ہیں ۔ اور وہ بخیریت ہیں ۔

### کیا شاہ یونان تخت سے دست بردار ہو نگے؟

لنڈن ۔ ۱۰ر ستمبر ۔ ان افواہوں کے سلسلہ میں کہ قسطنطین شاہ یونان تخت و تاج سے دست بردار ہو جائینگے ۔ اور ان کی بجائے موسیو وینزیلوس نامزد کئے جائینگے ۔ یہ واقعہ غالباً معنی خیز ہے ۔ کہ موسیو وینیزیلاس آج سینٹ مارٹنز سے پیرس آ گئے ہیں ۔

### یونانیوں کی شکست اور فرانسیسی اخبارات

لنڈن ۔ ۱۰ر ستمبر ۔ ترکان احرار کی فتوحات کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ فرانسیسی جرائد مشرق ادنیٰ کے متعلق اس طریقہ سے اظہار خیال کر رہے ہیں کہ برطانوی اور فرانسیسی اتحاد کو اسقدر خطرہ ہو گیا ہے ۔ کہ آج تک کبھی نہ ہوا تھا ۔ فرانسیسی اخبارات مصطفےٰ کمال پاشا کی فتوحات کا ذکر اس لب و لہجہ میں کر رہے ہیں ۔ کہ گویا شکست یونانیوں کو نہیں ہوئی ہے ۔ بلکہ انگریزوں کو ہوئی ہے ۔

### یونانیوں کے ہیبت ناک مظالم

ایک بیان مظہر ہے ۔ کہ یونانیوں نے ترک فتح اشل کے بعد لڑائی کوئی نہیں کی ۔ بلکہ اس علاقہ کو ویران اور اناطولیہ کو کھنڈرات بنا دیا ہے ۔ واپسی پر انھوں نے ہیبت ناک مظالم کا ارتکاب کیا ۔

### مجلس اقوام سے کمال پاشا کی خط و کتابت

مجلس اقوام کے ساتھ کمالی حکومت نے اپنی خط و کتابت میں یونانی بدکرداری کے نتائج کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے ۔ جس کو عیسائیوں کے ساتھ غالباً جو بدسلوکی کی جائیگی ۔ اس کے لئے بہانہ سازی سے یقین کیا گیا ہے ۔ مجلس اقوام کے معتمد عمومی نے یہ لکھا ہے کہ ایک محارب قوم کے مظالم کی وجہ سے جنگ کے مہذب قوانین کے متعلق جو فرائض عاید ہوتے ہیں ۔ اس سے فریق مقابل سبکدوش نہیں ہو سکتا ۔

### مالٹا کی فوجیں قسطنطنیہ کو

مالٹا ۔ ۱۰ر ستمبر ۔ شاہی قلعہ گیر توپخانہ کی دسویں اور ۱۴ ویں باتریوں کو حکم دیا گیا ہے ۔ کہ قسطنطنیہ جانے کے لئے تیار رہیں ۔

### برطانی جہازات درہ دانیال میں

متحدہ عمل کی تجاویز کو قوی بنانے کے لئے برطانی جنگی جہازات سمرنا سے چناق تک جو درہ دانیال کا سب سے تنگ مقام ہے ۔ پہنچ گئے ہیں ۔ اور فرانسیسی بروسہ کی طرف چلے گئے ہیں ۔ جہاں تا حال انسداد تباہی املاک کی غرض سے یونانی قابض ہیں ۔

### قسطنطنیہ میں مارشل لا کی دھمکی

قسطنطنیہ میں جشن فتح کا یہ نتیجہ ہوا کہ بعض غیر ملکی ہوٹلوں کے شیشے توڑ دیئے ۔ اور نواح پیرا میں یورپین دکانات کو نقصانات پہنچائے گئے ۔ سر چارلس ہیرنگٹن اتحادی کمانڈر انچیف نے اعلان شایع کیا ہے کہ اگر شورش از سر نو واقع ہوئی تو مارشل لا جاری کیا

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شایع ہوا)